سوال

(315) ایجاب وقبول کی رسم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ملتان سے محمد ابراہیم دریافت کرتے ہین کہ مجھے ایک محفل نکاح میں جانے کا اتفاق ہوا اس موقع پر ایجاب قبول کی رسم اس کے باپ نے ادا کی کیا اس طرح نکاح ہو جاتا ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح زندگی کا ایک ایسا بندھن ہے جو انتہائی غور و غوض سنجیدگی اور متانت کا متقاضی ہے یہی وجہ ہے کہ اس معاشرتی معاملہ کو طے کرتے وقت فریقین کا عاقل وبالغ ہونے کی صورت میں خود مختار ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے اگر کسی موقع پر ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے جہاں عقل وبلوغ کے بغیر ہی نکاح ناگریز ہو تو شریعت اسلامیہ نے عاقل وبالغ ہونے کے بعد ہونے ایسی سہولتیں دی ہیں جن سے ان کی مختاری کو پورا پورا تحفظ ملتا ہے صورت مسئولہ میں اگر لڑکا نابالغ ہے تو اس کا باپ اس کی طرف سے نیابتاً ایجاب و قبول کر سکتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح بھی صغر سنی میں ہوا تھا اوران کے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی طرف سے ایجاب کا فریضہ سر انجام دیا تھا لیکن بالغ ہونے کے بعد لڑکا یا لڑکی صغر سنی یا زمانہ نابالغی میں کئے ہوئے نکاح کو ناپسند کریں تو شریعت نے لڑکی کو خیار بلوغ اور لڑکے کو طلاق کی صورت میں حق "خلاصی" دیا ہے اگر لڑکا بالغ ہے تو والد اپنے لڑکے کی طرف سے صرف اس صورت میں قبول کر سکتا ہے جب لڑکے نے اسے اپنا وکیل مقرر کیا ہو باپ کے علاوہ کوئی دوسرا بھی وکیل بن سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات لڑکے اور لڑکی دونوں کیطرف سے وکالۃ از خود رسم "قبول" ادا کی ہے اگر لڑکے نے والد کو اپنا وکیل نہیں بنایا اور والد نے از خود رسم "قبول ادا کی ہے تو اس صورت میں نکاح نہیں ہو گا کیوں کہ اس سے مقاصد نکاح فوت ہونے کا اندیشہ ہے جیسے شریعت کسی صورت میں واضح رہے کہ اگر لڑکا نابالغ ہے لیکن صاحب شعور اور صاحب تمیز ہے تو اس کا حکم بھی بالغ جیسا ہے یعنی اسے خود ایجاب وقبول کرنا چاہیے یا کسی کو اپنی طرف سے وکیل بنا کر اس فریضہ سے عہدہ برا ہونا چاہیے (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

جلد:1 صفحہ:336